سوال

کیا جماع کے بعد غسل میں بال دھونے واجب ہیں تاکہ غسل صحیح ہو؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

غسل جنابت میں بال دھونے واجب ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ دھوتے، پھر نماز جیسا وضوء کرتے، پھر پانی لیکر اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے حتی کہ جب دیکھتے کہ وہ تر ہوگئے ہیں تو اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالتے، اور پھر سارے جسم پر پانی بہاتے، پھر اپنے پاؤوں دھوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

بلوغ المرام کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ غسل جنابت میں پانی بالوں کے نیچے تک پہنچانا واجب ہے، چاہے بال بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں بالوں میں داخل کرکے بالوں کی جڑوں کو تر کرنے کے بعد تین چلو پانی ڈالا کرتے تھے اھ

دیکھیں : شرح بلوغ المرام للشیخ ابن عثیمین صفحہ نمبر (399).

اس حکم میں مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں، صرف اتنا ہے کہ علماء کرام نے عورت کے لیے غسل جنابت اور حیض میں بالوں کی میڈیاں کھولنے کے متعلق کلام کی ہے، اور راجح یہی ہے کہ بالوں کی میڈیاں کھولنا ضروری نہیں اس کی دلیل ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے :

"وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کی میڈیاں بہت شدید اور زیادہ ہیں کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھولا کروں؟

اور ایک روایت میں حیض کے غسل کے الفاظ بھی ہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نہیں، بلکہ تیرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لیا کرو"

اسے مسلم نے روایت کیا ہے

اوراس کے دلائل میں وہ روایت بھی شامل ہے جو عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے ثابت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو علم ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عورتوں کو غسل کرتے وقت اپنے سر کے بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں تو وہ کہنے لگیں :

تعجب ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عورتوں کو غسل کرتے وقت بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں، وہ انہیں سر مونڈنے کا حکم کیوں نہیں دیتے، میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میں اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالنے سے زیادہ کچھ نہیں کیا کرتی تھی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (331).

بلوغ المرام کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ حدیث عورت کے غسل کے متعلق ہے کہ آیا وہ اپنے سر کی میڈیاں کھول کر اس کے نیچے دھوئے گی یا نہیں ؟

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وہ انہیں نہیں کھولے گی، کیونکہ اس میں مشقت ہے، اور خاص کر غسل جنابت میں

اور پھر اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عورت کے لیے حیض کے غسل میں بال کھولنے واجب ہیں، لیکن وہ غسل جنابت میں بال نہیں کھولے گی، کیونکہ غسل جنابت اور حیض کے غسل میں فرق یہ ہے کہ غسل جنابت بار بار کرنا پڑتا ہے اس لیے اسے صبح کے وقت بال کھولنے اور شام کو بالوں کی کنگھی کرنے میں مشقت ہے، یا شام کے وقت کھولنے اور صبح کنگھی کرنا، لیکن حیض کے غسل میں ایسا نہیں کیونکہ وہ عام طور پر مہینہ میں ایک بار کرنا ہوتا ہے، اس لیے انہیں کھولنے میں اس کے لیے سہولت ہے واللہ تعالی اعلم

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

2648